خبر ونظر

ستمبر 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

- سفیر پیٹرسن کا دورہ لاہور
- متاثرین طوفان کیلیے امریکی امداد
- محکمہ خارجہ کی جانب سے لڑکیوں کی فٹبال کی سرپرستی

یوایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے ڈائریکٹر پروفیسر رفیق طاہر اور چلڈرنز ریسورس انٹرنیشنل پاکستان کی سربراہ مہناز عزیز 10 اگست 2007ء کو اسلام آباد میں اساتذہ کی 12 روزہ تربیتی ورکشاپ کے اختتامی تقریب میں شریک ہیں۔

یوایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز 10 اگست 2007ء کو اسلام آباد میں اساتذہ کی 12 روزہ تربیتی ورکشاپ کے اختتام پر ایک استانی کو سرٹیفکیٹ دے رہی ہیں۔ تصویر میں فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے ڈائریکٹر پروفیسر رفیق طاہر اور چلڈرنز ریسورس انٹرنیشنل پاکستان کی سربراہ مہناز عزیز بھی نمایاں ہیں۔ اس پروگرام کے تحت اسلام آباد راولپنڈی اور کراچی کے 399 اسکولوں کے 1600 اساتذہ کو نئے تدریسی مہارتوں کے حوالے سے تربیت دی گئی ہے۔

خبر ونظر

شمارہ 9 ستمبر 2007ء

فہرستِ مضامین

4 قارئینِ خبر ونظر کے خطوط

5 امریکی سفیر این پیٹرسن کا دورۂ لاہور

8 فکری املاک کے حقوق اور سائبر تحقیقات کا تربیتی پروگرام

9 سیلاب زدگان کیلئے 1.6 ملین ڈالر کی اضافی امداد

10 امریکہ کی پاکستان میں تعلیم کے شعبہ کیلئے امداد

11 لاہور میں ڈیری مصنوعات کے مرکز کا قیام

12 حکومت اور کاروبار میں احتساب کا عمل..... شہریوں کے حقوق کا ضامن

13 پاکستان کی کامیابی ہمارے لئے اہم ہے: باؤچر

14 لنکن کارنر۔ اطلاعات اور مکالمہ کے فروغ کا ذریعہ

16 عوامی حکمت عملی کے منصوبوں کی مفاہمت کی یادداشت

17 امریکہ کی جانب سے پاکستان کو توانائی کے شعبہ میں امداد

18 پاکستانی نژاد امریکی ڈاکٹر صحت عامہ کی صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے کوشاں

19 سرمایہ کاری کی فضا کو سازگار بنانے کیلئے پاک امریکی تعاون

20 محکمہ خارجہ کی جانب سے خواتین میں فٹبال کے فروغ میں اعانت

ایڈیٹر ان چیف

الیزبتھ او۔ کولٹن

پریس اتاشی

سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000

فیکس: 051-2278607

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

راجہ سعید احمد

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن لاہور کے دورہ کے موقع پر امریکی سفیر این پیٹرسن، مولانا زبیر عابد اور قاری عبدالحئی عابد کے ہمراہ کھڑی ہیں۔

قارئینِ ''خبرونظر'' کے خطوط

لاجواب

''خبرونظر'' کا تازہ ترین شمارہ دیکھ کر دل خوش ہوگیا، خصوصاً پاکستان کے اہم ترین آثار قدیمہ لاہور کے شاہی قلعہ کے عالمگیری دروازہ کی بحالی کیلئے امریکی سفیر کے ثقافتی فنڈ سے فراہم کی گئی امداد قابل ستائش ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ فنڈز درست انداز میں صرف ہوں گے اور عالمگیری دروازہ اپنی اصل شان وشوکت کے ساتھ بحال ہوجائے گا اور آنے والی نسلیں مغلیہ فنِ تعمیر کے اس شہکار کو دیکھنے کیلئے تادیر لاہور آتی رہیں گی۔ پاکستان کے 60 ویں یوم آزادی کی مناسبت سے تاریخی اہمیت کی نایاب تصاویر کی اشاعت لاجواب ہے۔ ''خبرونظر'' کا یہ شمارہ اس حوالے سے مستقبل میں تاریخ کے طالبعلموں کیلئے ایک دستاویز کا کام دے گا۔ پاکستانی اساتذہ اور طالب علموں کی امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کیلئے روانگی بھی بلاشبہ قابل ستائش ہے، جہاں وہ یقیناً عصر حاضر کے تعلیمی تصورات کے مطابق علم حاصل کریں گے جس سے ملک وقوم کو مستقبل میں فائدہ پہنچے گا۔

خالد محمود

گڑھی شاہو، لاہور

خوشی ہوئی

چار جولائی کو اسلام آباد میں یومِ آزادی کی تقریب میں امریکی سفیر نے صدر بش کی واشنگٹن ڈی۔سی میں اسلامی مرکز کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر دینِ اسلام کے بارے میں ان کے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دینِ اسلام صدیوں سے دنیا کو اپنی خوبیوں سے مالا مال کررہا ہے۔ ہمیں ان کے خیالات سے بہت خوشی ہوئی اور ہم امید کرتے ہیں امریکی انسانیت کے ناطے ہر جگہ موجود اسلام کے پیروکاروں کا احترام کریں گے۔

گلزار حسین راہی

بہاولپور

اردو صفحات بڑھائیں

میں ''خبرونظر'' کا مستقل قاری ہوں اور یہ نہایت معلومات افزاء رسالہ ہے۔ میری رائے ہے کہ اس میں امریکہ کے مشہور اور قابلِ دید مقامات اور تعلیمی اداروں کے بارے میں ایک سلسلہ شروع کیا جائے۔ یہ اُن قارئین کے لئے دلچسپ اور معلوماتی ہوگا جو امریکہ نہیں جا سکتے۔ نیز امریکی شعر و ادب کو بھی متعارف کروایا جائے اور اس کے اردو صفحات کو بڑھایا جائے۔

پروفیسر محمد رزاق رضا

کوٹلی آزاد کشمیر

سیر حاصل

ماہنامہ "خبرونظر" باقاعدگی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ تحریریں اچھی ہوتی ہیں۔ امریکہ اور پاکستان کے بارے میں سیر حاصل مواد پڑھنے کو مل جاتا ہے۔ اگست کے شمارے میں اُسامہ خلجی کے امریکہ میں گزارے دنوں کی آپ بیتی پڑھ کر خوشی ہوئی جبکہ امریکہ میں پاکستانی طالب علموں کی تعلیم کے بعد واپسی بھی خوش آئند پہلو ہے۔ پاکستانی اور امریکی خواتین کے مابین تعلقات کے فروغ کی اہمیت ایک اچھی ریت ہے جس سے تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ رسالے کی تحریریں اور تصاویر نہایت موزوں ہوتی ہیں۔

سید ساجد شاہ

خیر پور میرس

نگاہوں کا مرکز

ایک طویل مدت سے آپ کا رسالہ ''خبرونظر'' میری نگاہوں کا مرکز ہے۔ میں بیحد مشکور ہوں کہ اس قدر خوبصورت اور معلوماتی رسالہ مجھے بھیج رہے ہیں۔ اس رسالے کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانا ہوگا۔ اس رسالے کا ایک ایک مضمون اور اسکی تصاویر قابل دید ہیں۔ ابھی میں آپ کا رسالہ امریکہ ساتھ لے کر گیا تھا۔ ایک بڑی تقریب میں، میں نے کہا کہ دیکھئے یہ رسالہ ''خبرونظر'' کس طرح پاکستانی عوام کی خدمت اور مدد کررہا ہے جسے وہاں بیحد پسند کیا گیا اور لوگ خوش ہوئے۔

نواب حضور الحسن صدیقی

کراچی

"خبرونظر" کا ویب ایڈیشن

امریکی سفارتخانہ کا ماہانہ جریدہ "خبرونظر" اب آن لائن بھی دستیاب ہے

جریدے کو سفارتخانہ کی ویب سائیٹ پر پڑھا جاسکتا ہے یا قارئین کرام ویب سائیٹ

http://islamabad.usembassy.gov/pakistan/khabr_o_nazar.htm

امریکی سفیر پیٹرسن کا دورۂ لاہور

- اسلام کے احترام اور بین المذاہب مکالمہ کی اہمیت پر زور
- پنجاب کے گورنر اور وزیراعلیٰ سے ملاقاتیں
- بادشاہی مسجد کا دورہ

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 2 اگست کو لاہور میں اپنے دورہ کے دوسرے روز طالبات کے ایک مدرسہ جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کا دورہ کیا اور بین المذاہب مکالمہ کی اہمیت اجاگر کی۔ (کھڑے ہوئے بائیں سے دائیں) مولانا زبیر عابد، چیئرمین پاکستان علماء ومشائخ کونسل، پیر سید ناظم حسین شاہ، سفیر امریکہ پیٹرسن، جناب ڈیوڈ پیٹرسن اور مولانا قاری عبدالحی عابد تصویر میں نظر آرہے ہیں۔

امریکی سفیر کا دورۂ لاہور

امریکی سفیراین پیٹرسن
وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویزالٰہی سے ملاقات کررہی ہیں

وزیراعلیٰ پنجاب پرویزالٰہی
امریکی سفیر کوایک یادگاری تحفہ پیش کررہے ہیں

سفیر پیٹرسن پنجاب کے گورنر
لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) خالدمقبول کے ہمراہ

پاکستان میں متعین امریکی سفیراین ڈبلیو پیٹرسن نے کہا ہے کہ امریکہ اسلام اوراس کے عدل، رواداری اورامن کے تصورات کوقدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُنہوں نے اِن خیالات کا اظہار یکم اگست 2007ء کوتاریخی بادشاہی مسجد کے دورہ کے موقع پر کیا۔

سفیر پیٹرسن نے کہا اسلام امریکہ میں دوسرا بڑا مذہب ہے اور میں پاکستان میں اپنے قیام کے دوران اسلامی رہنماؤں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش مند ہوں۔ مسجد کے امام اور خطیب مولانا عبدالخبیر آزاد نے امریکی سفیر کا خیر مقدم کیا۔

انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مذہب نہ تو دہشت گردی یا تشدد برداشت کرتا ہے نہ فروغ دیتا ہے اور نہ ہی اس کی ترغیب یا اجازت دیتا ہے۔ امریکہ کی اسلام سے کوئی لڑائی نہیں ہے۔ ہماری لڑائی اُن سے ہے جو سیاسی مقاصد کیلئے تشدد یا دہشت گردی کو جائز ثابت کرنے کیلئے مذہب کا غلط استعمال کرتے ہیں چاہے اُن کا تعلق کسی بھی عقیدہ سے ہو۔

امریکی سفیر کا دورۂ لاہور

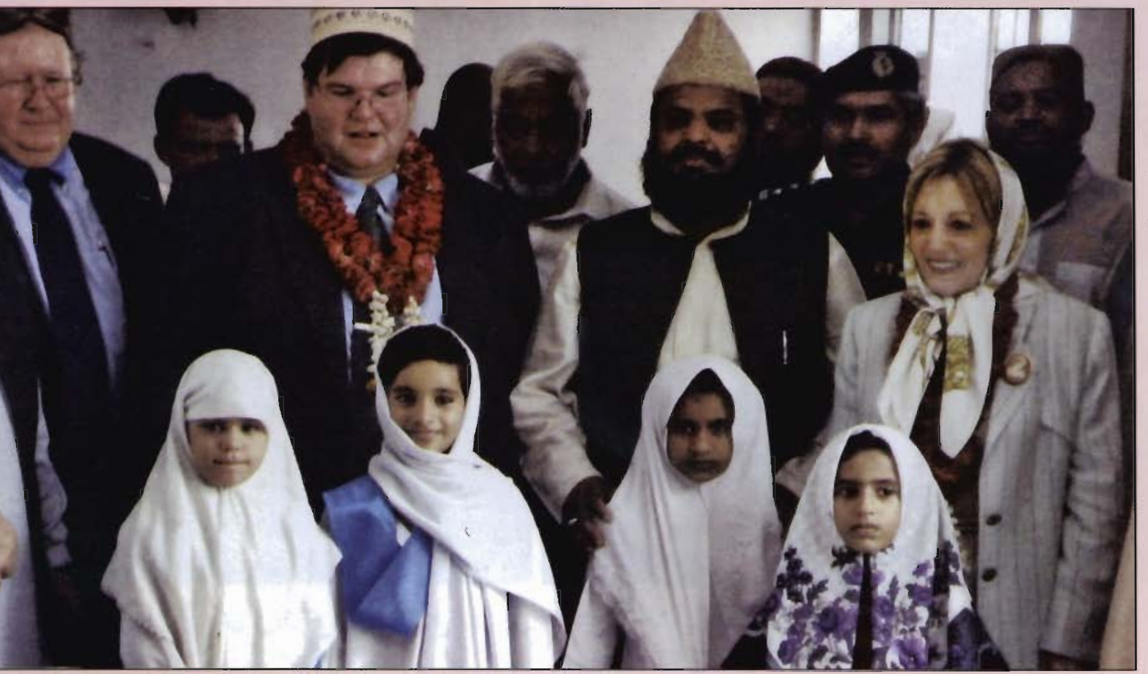

امریکی سفیراین ڈبلیو پیٹرسن مدرسہ جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن میں طالبات کے ہمراہ۔ان کے ساتھ پیر سید ناظم حسین شاہ، ایڈووکیٹ شاکر رضوی، ڈیوڈ پیٹرسن، پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور مولانا زبیر عابد، چیئرمین پاکستان علماء ومشائخ کونسل کھڑے ہیں۔

جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کے دورے کے موقع پر اساتذہ اور طلبہ وطالبات کے ساتھ

امریکی سفیراین ڈبلیو پیٹرسن 2 اگست کو لاہور میں پنجاب اسمبلی مین پارلیمانی ریسورس سینٹر کا افتتاح کررہی ہیں۔

صوبائی دارالحکومت کے اپنے پہلے دورہ کے دوران، سفیر پیٹرسن نے وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی اور گورنر پنجاب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول کے علاوہ مختلف عقائد اور مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے مقامی مذہبی رہنماؤں سے بھی ملاقات کی۔

لاہور میں اپنے دورہ کے دوسرے دن پنجاب اسمبلی میں نئے پارلیمانی ریسورس سینٹر کا افتتاح کرتے ہوئے امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے کہا ہے کہ مضبوط اور متحرک ادارے پاکستان میں جمہوریت کیلئے ضروری ہیں۔

امریکی سفیر نے کہا کہ "پاکستان کی مقننہ کو مستحکم کرنے کا پروگرام امریکہ کی جانب سے پاکستان کے عوام کو ایسے اداروں کی تعمیر میں مدد دینے کے عزم کا غماز ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ ریسورس سینٹر ارکان اسمبلی کی معاونت کرے گا اور انہیں اہم موضوعات پر بحث ومباحثہ اور قانون سازی کیلئے معلومات فراہم کرے گا۔

سفیر پیٹرسن نے اس منصوبہ میں زبردست دلچسپی لینے اور حمایت کرنے پر کثیر الجماعتی رہبر کمیٹی اور صوبائی اسمبلی سیکریٹریٹ کو مبارک باد دی۔ اِس موقع پر اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر اور پنجاب کی مقننہ کو مستحکم کرنے کے پروگرام کی رہبر کمیٹی کے ارکان بھی موجود تھے۔

امریکہ کی اعلیٰ سفارتکار نے لڑکیوں کے مدرسہ جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کا بھی دورہ کیا جہاں انہوں نے بین المذاہب بات چیت کی حوصلہ افزائی کی۔ مدرسہ کے سربراہ مولانا زبیر عابد نے جو پاکستان علماء ومشائخ کونسل کے چیئرمین ہیں، امریکی سفیر کی آمد پر اُن کا خیر مقدم کیا۔

امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی فکری املاک کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے تربیت کورس کے ایک شریک کو سند دے رہے ہیں۔تصویر میں وفاقی تحقیقاتی ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل طارق پرویز (دائیں) بھی نمایاں ہیں۔

تربیت کی دوشرکاء ٹرینرز سے محوِ گفتگو ہیں

امریکی سفارت خانے کی اکنامک افسرایمی ہالبین اور امریکی ریکارڈنگ
ت کے نمائندہ پاکستان ٹیلی ویژن کے احمد قریشی کو انٹرویو دے رہے ہیں

امریکی سفارتخانہ کی جانب سے فکری املاک کے حقوق اور سائبر تحقیقات کی تربیت کا اہتمام

پاکستان نے گزشتہ دوبرسوں کے دوران فکری املاک کے حقوق کے معاملہ پر خاصی پیش رفت کی ہے اور امریکہ اس ترقی کا اعتراف کرتا ہے۔ان خیالات کا اظہار امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی نے 13 اگست کو اسلام آباد میں فکری املاک کے قانون کے نفاذ اور سائبر تحقیقات کی تربیتی نشست کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اس تربیت کا اہتمام امریکی سفارتخانہ نے وفاقی تحقیقاتی ادارہ ایف آئی اے،صوبائی پولیس اور وزارت داخلہ کے قانون نافذ کرنے والے پیشہ ور ماہرین اور اعلیٰ تعلیم اور قانون کے شعبوں کے حکام کیلئے کیا تھا۔

ناظم الامور پیٹر بوڈی نے کہا کہ فکری املاک کے حقوق کے قانون کے نفاذ کی تربیت،اختراع اور تحفظ کا بہتر ماحول بنانے کیلئے پاکستان اور امریکہ کی حکومتوں کے درمیان تعاون کی مثال ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان فکری املاک کے حقوق کے معاملہ پر ابھی بہت کچھ کرسکتا ہے اور قانونی صنعتوں سے مکمل طور پر فائدہ اٹھا سکتا ہے جو دنیا بھر میں مسابقت کے قابل ہیں۔اس تربیت کا مقصد قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کو ایسی معلومات اور طریقوں سے آگاہ کرنا تھا جس سے وہ فکری املاک کے حقوق سے متعلق جرائم کی تفتیش اور قانونی کارروائی کرسکیں۔اس میں ایف آئی اے کے نئے آئی پی آر کرائمز یونٹ پر خصوصی توجہ دی گئی جس کے اہلکاروں کو امریکی محکمۂ انصاف،مائیکروسافٹ اور ریکارڈنگ اور موشن پکچر کی صنعتوں کے ماہرین نے تربیت دی۔

امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی نے کہا کہ اقتصادی ترقی اور فکری املاک کے حقوق کا تحفظ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔عالمی اقتصادی فورم کے جائزہ کے مطابق فکری املاک کے حقوق کے تحفظ میں سب سے آگے 20 ممالک ترقی اور مسابقت کے میدان میں پہلے 27 ملکوں میں بھی شامل ہیں۔اس کے برعکس فکری املاک کے حقوق کے حوالے سے سب سے کمزور 20 ممالک ترقی اور مسابقت کے حوالے سے 36 نچلے ترین ملکوں میں شامل ہیں۔اعلیٰ امریکی سفارتکار نے کہا کہ پاکستان میں کیبل،ٹیلی ویژن،موسیقی اور سافٹ ویئر میں کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کی شرح 90 فی صد ہے۔جس سے حکومت کو ٹیکس کی آمدنی کی مد میں 60 ارب ڈالر کا نقصان ہوتا ہے۔یہ نہ وصول ہونے والے ٹیکس تعلیم اور اقتصادی ڈھانچہ کے منصوبوں پر خرچ ہوسکتے تھے جس سے اہل پاکستان کو فائدہ پہنچتا۔امریکی ناظم الامور نے 18 اگست کو اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فکری املاک کے حقوق کے تحفظ سے پاکستان میں جدید صنعتیں فروغ پائیں گی اور اس کے ساتھ ساتھ مقامی سافٹ ویئر،بائیوٹیکنالوجی اور ثقافتی صنعتیں بھی ترقی کریں گی۔انہوں نے مزید کہا کہ فکری املاک کے حقوق کا تحفظ محض پاکستان کی معاشی نمو اور ترقی کیلئے اہم نہیں ہے بلکہ یہ فنکاروں،ادیبوں اور فلم بنانے والوں کی ترقی کیلئے بھی ضروری ہے۔

اس موقع پر ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل طارق پرویز نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ فکری املاک کے حقوق کی خلاف ورزیوں سے مالک کو قانونی منافع سے محروم ہونا پڑتا ہے،حکومت کے جائز محاصل چوری ہوتے ہیں اور لوگوں کی صحت اور سلامتی کو بھی سنگین اور ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔یہ پروگرام اس سے زیادہ مناسب وقت پر نہیں پیش کیا جاسکتا تھا۔اس تربیت کے ذریعہ قانون نافذ کرنے والے اہلکار فکری املاک کے حقوق کی خلاف ورزیوں،خاص طور پر انٹرنیٹ اور آپٹیکل ڈسک کے کاپی رائٹس کی خلاف ورزی پر مبنی جرائم کی بہتر تحقیقات کرسکیں گے۔اس تربیت کے ذریعہ شواہد کا جائزہ لینے اور فکری املاک کے حقوق سے متعلق مقدمات کو عدالت میں لے جانے کے بارے میں بہترین طریقوں سے آگاہ کیا جائے گا۔

یو ایس ایڈ کی طرف سے

بلوچستان میں متاثرین سیلاب کے لئے 1.6 ملین ڈالر کی اضافی امداد

یو ایس ایڈ کی جانب سے بلوچستان کے ضلع کچھ میں یمین طوفان سے متاثر ہونے والے افراد کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے

امریکہ کے بین الاقوامی ترقی کے ادارے (یو ایس ایڈ) اور اس کے ہنگامی امداد کے دفتر (او ایف ڈی اے) نے پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں کے لئے 1.6 ملین ڈالر کی گرانٹ فراہم کی ہے۔ یہ امداد بلوچستان اور سندھ کے اُن سیلاب زدہ علاقوں کے لوگوں کے لئے ہے، جو جون کے اواخر میں سمندری طوفان Yemyin سے متاثر ہوئے تھے۔

یو ایس ایڈ پاکستان مشن کی ڈائریکٹر این آرنیز نے اس امداد کے حوالے سے کہا: ''یو ایس ایڈ کی طرف سے ہنگامی امداد کی فراہمی کا مقصد یہ ہے کہ متاثرہ لوگوں کی جانوں کی حفاظت کی جائے، حتی الامکان اُن کی مشکلات دور کی جائیں، انھیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنایا جائے اور ان کی جلد از جلد بحالی میں مدد دی جائے۔ ہم جو اضافی امداد دے رہے ہیں، وہ اس بات کا اظہار ہے کہ امریکہ کے لوگ پاکستان کے ان خاندانوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں اور ان کی ضروریات پر توجہ دیتے رہیں گے، جنھیں سیلاب سے نقصانات اٹھانا پڑے ہیں۔''

1.6 ملین ڈالر کی گرانٹ غیر سرکاری تنظیموں کیتھولک ریلیف سروسز (سی آر ایس) اور امریکن ریفیوجی کمیٹی (اے آر سی) کے سپرد کی گئی ہے، جو اسے بلوچستان کے سیلاب زدہ علاقوں میں ہنگامی رہائش، آب رسانی، نکاسی آب اور صفائی ستھرائی پر خرچ کریں گی۔

پاکستان میں سی آر ایس کی سرگرمیوں کے سربراہ الیکس کاسٹن نے اضافی گرانٹ کے حوالے سے کہا: ''یو ایس ایڈ کی امداد کی بدولت ہم متاثرہ لوگوں کو مناسب اور باوقار رہائش، صاف پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی کے مربوط انتظامات کر سکیں گے، جس سے بیماریاں پھیلنے کا خطرہ کم ہوگا''۔

سی آر ایس، ہنگامی بحالی کے پروگرام کے ذریعے ضلع کیچ کے 2,500 گھرانوں (21,000 لوگوں) کی مدد کر رہی ہے۔ یہ مدد کھانے پکانے کے برتن، پلاسٹک شیٹوں، حفظان صحت کے سامان اور پانی صاف کرنے کے آلات اور کام کے بدلے رقم کی فراہمی کی صورت میں کی جا رہی ہے۔

اسی طرح اے آر سی ضلع خاران اور نوشکی میں 12,000 متاثرین سیلاب کے لئے رہائش، آب رسانی، نکاسی آب اور حفظان صحت کی سہولتوں کا انتظام کرے گی۔

1.6 ملین ڈالر کا امدادی پیکیج 390,000 ڈالر کی اس رقم کے علاوہ ہے، جو جولائی کے اوائل میں دی گئی تھی اور جس کے ذریعے بلوچستان کے اضلاع بولان، لسبیلہ، جھل مگسی، جعفر آباد اور نصیر آباد کے 11,000 سے زیادہ گھرانوں کی مدد کی گئی۔

اساتذہ کے معیار تعلیم
کو بہتر بنانے کیلئے امریکی اعانت

پاکستان میں یوایس ایڈ کی نئے مشن ڈائریکٹر مس این آرنیز نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ امریکہ پاکستان میں درس وتدریس کے معیار کو بلند کرنے کے اہم کام میں حکومت کو امداد فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ وہ 21جون کو 2007ء کو اسلام آباد میں اکیڈمی فار ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ (AEPAM) میں یوایس ایڈ کی مالی اعانت سے چلنے والے تعلیمی شعبہ میں اصلاحات میں مدد کے پروگرام (ESRA) کے زیر انتظام چوتھی بین الصوبائی کانفرنس میں خطاب کر رہی تھیں۔

یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر مس این آرنیز نے مزید کہا کہ یوایس ایڈ کی مالی اعانت سے چلنے والا پروگرام بعض اضلاع، آبادیوں اور اسکولوں اور خصوصاً اُن بچوں تک پہنچا ہے جنہیں اس کی اشد ضرورت تھی۔

وزیر مملکت برائے تعلیم محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی نے، جنھوں نے کانفرنس کے افتتاحی سیشن کی صدارت بھی کی کہا کہ ESRA کا بنیادی مقصد نچلی سطح پر مقامی حکومتوں کے نظام میں تعلیم کے شعبہ کو مستحکم بنانا ہے۔ یہ پروگرام دو صوبوں میں اور دور دراز کے بارہ اضلاع میں کام کر رہا ہے۔

سندھ کی وزیر تعلیم حمیدہ کھوڑو نے کانفرنس کے اختتامی سیشن کی صدارت کی۔ تعلیمی شعبہ میں اصلاح میں اعانت کے پروگرام کی مالیت 83 ملین ڈالر ہے جس کے ذریعہ حکومت پاکستان کے تعلیم کے شعبہ کی اصلاحات کے پروگرام میں مدد دی گئی ہے۔

یوایس ایڈ کے ایجوکیشن ڈائریکٹر ڈاکٹر رینڈی ہیٹفیلڈ، یوایس ایڈ کی نئی مشن ڈائریکٹر این آرنیز اور پاکستان کی وزیر مملکت برائے تعلیم انیسہ زیب طاہر خیلی تعلیم کے موضوع پر ہونے والے سیمینار میں شریک ہیں۔

یونیسکو کی ڈپٹی ڈائریکٹر مس سو چوئی، یونیسکو کے کنٹری نمائندہ جارج سیکویرا، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے ڈائریکٹر جنرل ریٹائرڈ بریگیڈیئر مقصود الحسن، یوایس ایڈ ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رینڈی ایل ہیٹفلڈ اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمود ایچ بٹ اجلاس میں شریک ہیں۔

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) کی مالی اعانت سے پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کو مستحکم کرنے کے منصوبہ کے حصہ کے طور پر اساتذہ کے تدریسی معیار اور اسناد کے بارے میں وفاقی وزارت تعلیم اور یونیسکو کا ایک اجلاس 13 جون 2007ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوا۔

وزیر مملکت برائے تعلیم انیسہ زیب طاہر خیلی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ معیاری تعلیم کا محور ہوتے ہیں۔ اُن کی تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے طریقہ کار کو یقینی بنائے بغیر ہم پاکستان میں بچوں کی تعلیم میں پیش رفت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے ایک جامع حکمت عملی وضع کرنے اور اساتذہ کی قابلیت کو تسلیم کرنے اور اسناد دینے کیلئے ایک قومی ادارہ قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

حکومت، جامعات اور امداد فراہم کرنے والے اداروں کے لگ بھگ 50 نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی اور ملک میں اساتذہ کی قابلیت کو تسلیم کرنے اور اسناد کے بارے میں معاملات اور نظام وضع کرنے کے اقدامات کا جائزہ لیا۔

پاکستان میں یوایس ایڈ میں تعلیم کے شعبہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رینڈی ہیٹ فیلڈ نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یوایس ایڈ اس منصوبہ کو پاکستان میں اساتذہ کی تعلیم اور پیشہ ورانہ ترقی کے معیار کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں وزارت تعلیم کے ایک انتہائی مشکل کام میں مزید اعانت فراہم کرنے کی ایک کوشش تصور کرتا ہے۔

یوایس ایڈ کے اساتذہ کی تربیت کو مستحکم کرنے کے منصوبہ کا مقصد دراصل حکمت عملی، تنظیم، عملی اور ادارہ جاتی ذمہ داریوں، مواد اور اسکولوں تک اس کی فراہمی کے ذریعہ ملک میں اساتذہ کی تعلیم کے نظام کو بہتر بنانا ہے۔

یوایس ایڈ اور وزارت صنعت کی امداد سے

ڈیری کے نئے تربیتی مرکز کا افتتاح

گورنر پنجاب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول قونصل خانہ کے پرنسپل افسر برائن ہنٹ، ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر پروفیسر ایس سہیل ایچ نقوی اور یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے وائس چانسلر پروفیسر محمد نواز یونیورسٹی میں ڈیری ٹریننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر کی افتتاحی تقریب میں شریک ہیں۔

گورنر پنجاب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول اور امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 4 اگست 2007ء کو لاہور میں یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز(UVAS) میں ڈیری ٹریننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر کا افتتاح کیا جو یوایس ایڈ کی مالی معاونت سے چلنے والے پروگرام پاکستان انیشی ایٹو فار اسٹریٹیجی ڈیولپمنٹ اینڈ کمپیٹیٹونیس(PISDAC) کا حصہ ہے۔

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے کہا ہے کہ امریکہ کو پاکستان کے ڈیری کے شعبہ کی ترقی کے عمل کو تیز کرنے اور اس میں اپنا کردار ادا کرنے پر فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ مرکز اس شعبہ کیلئے مستقبل کے پڑھے لکھے اور تربیت یافتہ رہنما تیار کرے گا۔

گورنر پنجاب خالد مقبول نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایسے مراکز اور اداروں کا قیام پاکستان کے ڈیری کے شعبہ اور اس کی ترقی کیلئے نیک فال ثابت ہوں گے۔

اس موقع پر ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر پروفیسر سہیل ایچ نقوی، یووی اے ایس کے

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل افسر برائن ہنٹ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد نواز، یووی اے ایس ڈین ڈاکٹر طلعت ناصر پاشا، پی آئی ایس ڈی اے سی کے ڈائریکٹر وارین وائنسٹائن، یووی اے ایس، سمیڈا، پی ٹی سی نیدرلینڈز، ایچ ای سی، محکمہ لائیواسٹاک وڈیری ڈیولپمنٹ، نیشنل رورل سپورٹ پروگرام، ڈیپارٹمنٹ آف اینیمل پراڈکٹس ٹیکنالوجی، ڈیری پاکستان کے حکام اور دودھ کی پراسیسنگ کے شعبہ کے نمائندے موجود تھے۔

یونیورسٹی آف ویٹرینری اینڈ اینیمل سائنسز کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد نواز نے کہا کہ لائیوسٹاک پاکستان کی زرعی معیشت کا ایک اہم ذیلی شعبہ ہے اور اس قسم کے مراکز نہ صرف اس شعبہ کو ترقی دیتے ہیں بلکہ اس کی قدر و قیمت میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈیری ٹریننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر سے تحقیق اور تربیت میں مدد ملے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ڈیری کے شعبہ میں باضابطہ اشتراکِ کار کو فروغ ملے گا۔

یہ مرکز ویٹرینری ادویات کے طالب علموں اور ڈاکٹرز، ڈیری ٹیکنالوجی اور صنعت کے کارکنوں، کسانوں اور اس شعبہ سے وابستہ دیگر لوگوں کیلئے کی تربیت اور تحقیق کیلئے ایک جدید ڈیری پراسیسنگ پلانٹ قائم کرے گا۔ یہ مرکز ڈیری کے شعبہ اور اس مضمون کے ماہرین تعلیم کے درمیان باضابطہ اشتراک قائم کرے گا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ڈیری ٹریننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر کو مدد ملتی رہے اور یہ ڈیری کے شعبہ اور ڈیری مصنوعات سے منسلک دیگر لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتا رہے۔

جب سے پاکستان میں ڈیری کے شعبہ کو ڈیری اسٹریٹجک ورکنگ گروپ(SWOG) میں شامل کیا گیا ہے، اس میں نجی اور سرکاری شعبوں سے قابل ذکر سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ اس کو وزارت صنعت اور سمیڈا(SMEDA) نے بھی مدد فراہم کی ہے۔ پاکستان انیشی ایٹو فار اسٹریٹیجی ڈیولپمنٹ اینڈ کمپیٹیٹونیس(PISDAC) وزارت صنعت و پیداوار و خصوصی منصوبہ جات اور سمیڈا کے ساتھ مل کر جواہرات و زیورات، سنگ مرمر و گرینائٹ، فرنیچر، آلات جراحی اور باغبانی کے شعبوں کام کر رہا ہے۔

پاکستان انیشی ایٹو فار اسٹریٹیجی ڈیولپمنٹ اینڈ کمپیٹیٹونیس (PISDAC) کی اعانت حکومت امریکہ کی جانب سے یوایس ایڈ کے ذریعہ فراہم کی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد کا حصہ ہے جس کے تحت پانچ سال کے دوران اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت عامہ، نظم و نسق اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے شعبوں میں اعانت کی جائے گی۔

”امریکہ اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے“

نفیس رحیم

مصنفہ نیویارک میں۔عقب میں شہر کی بلند و بالا عمارات نظر آ رہی ہیں

مَیں امریکہ کے محکمہ خارجہ اور ان منتظمین کی شکرگزار ہوں، جنھوں نے امریکہ کے چھ شہروں کے لئے ہمارے دورے کے شاندار انتظامات کئے۔اس دورے میں میرے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ جو حسن سلوک کیا گیا،مَیں اس کیتہہ دل سے اعتراف کرتی ہوں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس حسن سلوک نے مجھے پہلے سے بہتر پاکستانی بنادیا ہے۔

انٹرنیشنل وزٹرز پروگرام کی بدولت مجھے امریکہ کی آزادی،مساوات اور انصاف کی اقدار کے عملی نمونے دیکھنے کو موقع ملا۔سان فرانسسکو شہر کے بین الاقوامی اقتصادی اور سیاحتی امور کے ادارے کے ڈائریکٹر مسٹر ولیم ایل لی نے ہمیں بتایا کہ سان فرانسسکو میں شخصی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کو کتنی اہمیت دی جاتی ہے۔اس کی وجہ سے ایک کثیر نسلی معاشرے میں رواداری کا کلچر پیدا ہوچکا ہے۔ اگرچہ مختلف مذاہب،ثقافتوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے،لیکن میں پھر بھی کہوں گی کہ امریکہ میں یہ ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور یہی امریکی ثقافت کا حسن ہے۔لوگوں کو برابر کے اقتصادی مواقع حاصل ہیں،احساس تحفظ حاصل ہے اور وہ سب رواداری، برابری اور آزادی کے کلچر سے مستفید ہورہے ہیں۔مثال کے طور پر روزگار کے مساوی مواقع کا کمیشن، سرکاری ادارہ ہے،جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ سرکاری یا نجی شعبے میں روزگار کے معاملے میں کسی سے امتیاز تو نہیں برتا جارہا۔اس ادارے کا دورہ ہمارے لئے بہت دلچسپ رہا۔ یہ حکومت امریکہ کا ایک قابل تحسین اقدام ہے، جو ذات پات، رنگ و نسل اور عقیدے کے امتیاز کے بغیر اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ بات بڑی خوشگوار لگی کہ ادارے کا عملہ بھی، جس سے ہماری ملاقات ہوئی،مختلف مذہبی اور ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھتا تھا، جو اچھی پالیسی کی تیاری میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

کسی بھی ملک میں احتساب کا عمل،شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔تاہم ترقی پذیر ملکوں کی حکومتیں ان اصولوں پر کم ہی عمل کرتی ہیں۔اگرچہ عدلیہ کسی بھی ملک کا اعلیٰ ترین احتسابی ادارہ ہوتا ہے، جو شہریوں کے حقوق کا نگران ہوتا ہے، تاہم اس ادارے کو کرپشن سے پاک رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ نیواورلینز میں دو سرکاری ادارے اس مقصد کے لئے شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ایک لوزیانہ اٹارنی ڈسپلنری بورڈ ہے، جو وکلا کے طرزِ عمل پر نظر رکھتا ہے، اور دوسرا جوڈیشیری کمیشن آف لوزیانہ ہے، جو ججوں کے طرزِ عمل پر نگاہ رکھتا ہے۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، نیواورلینز کا منظّم جرائم کی روک تھام کا یونٹ بھی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کررہا ہے،جس نے لوزیانہ کے سابق گورنر ایڈون ایڈورڈز پر مقدمہ چلوایا اور سزا دلوائی۔قانون نافذ کرنے والے موثر ادارے بھی دیانت دار عدلیہ کی طرح بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

اپنے دورے کے پہلے دن ہم سے پوچھا گیا کہ ہم اس پروگرام سے کیا کچھ حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ احتساب کے عمل کے لئے این جی اوز اور نجی نگران تنظیموں کا کردار میرے لئے خاص دلچسپی رکھتا ہے، کیونکہ پاکستان میں غیر تجارتی نگران تنظیموں کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایسی این جی اوز کے بغیر احتساب کا عمل مکمل نہیں ہوسکتا، جو لوگوں کو آزادانہ اور مفت معلومات فراہم کریں اور جو عوام کے حقوق کے لئے جدوجہد کریں۔ میں نے امریکہ کی تقریباً ہر ریاست میں فعال اور متحرک سول سوسائٹی اور آزاد اور غیر تجارتی تنظیمیں دیکھیں، جو قابل تحسین کام کررہی ہیں۔

...فہ کیپیٹل ہل کے سامنے

محترمہ نفیس رحیم آڈیٹر جنرل آف پاکستان، پشاور، میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر تعینات ہیں۔

انہوں نے ”حکومت اور کاروبار میں احتساب“ کے موضوع پر اپریل 16 سے مئی 5، 2007ء تک انٹرنیشنل وزیٹرز لیڈرشپ پروگرام میں شرکت کی۔

اس پروگرام کا مقصد امریکہ اور پاکستانی پیشہ ور افراد اور ان کے اداروں میں پیشہ ورانہ اور ذاتی تعلقات کا فروغ ہے۔

پاکستان کی کامیابی ہمارے لئے بہت اہم ہے: رچرڈ باؤچر

جنوبی اور وسطی ایشیا کیلئے امریکہ کے معاون وزیر خارجہ رچرڈ اے باؤچر کی پریس کانفرنس کے اقتباسات (16 اگست 2007، اسلام آباد، پاکستان)

امریکہ کے معاون وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر اسلام آباد میں وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد شیر پاؤ سے ملاقات کر رہے ہیں

اٹھارہ ماہ پہلے موجودہ عہدہ سنبھالنے کے بعد پاکستان کا یہ میرا غالباً دسواں دورہ ہے۔ اس دورے کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے۔ یہ دورہ اب تک دلچسپ رہا ہے۔ میں نے پاکستان کی آزادی کی ساٹھویں سالگرہ پر پاکستان کے صدر، وزیر خارجہ، سیکریٹری خارجہ اور دوسرے لوگوں کو، جن سے میری ملاقات ہوئی، مبارکباد دی ہے۔ یہ ایک حقیقی تاریخی سالگرہ ہے۔ پاکستان نے گزشتہ ساٹھ برس میں ایک طویل سفر طے کیا ہے اور بہت کچھ حاصل کیا ہے اور ہم سب کو اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

میرا یہ دورہ اس لحاظ سے بھی دلچسپ رہا ہے کہ حال ہی میں پاکستان اور افغانستان کے لوگوں کا جرگہ منعقد ہوا ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا، جرگے میں افغان صدر کرزئی اور پاکستان کے وزیر اعظم نے شرکت کی۔ گزشتہ روز صدر مشرف بھی جرگے میں شریک ہوئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جرگہ نہایت کامیاب رہا ہے۔

میں اپنے دورے میں سے کچھ وقت نکال کر پاکستان میں متاثرین سیلاب کی صورتحال کا بھی جائزہ لے رہا ہوں، جنھیں زبردست بارشوں اور سیلاب سے نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ میں اپنے بعض لوگوں سے بھی ملاقات کر رہا ہوں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ہم جس قدر ممکن ہو، متاثرین کی مدد کریں۔ امریکہ اب تک متاثرین کے لئے تقریباً دوملین ڈالر کی امداد دے چکا ہے اور ہم امداد کا یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔

میرے دورے کا ایک مقصد وزارت خارجہ، وزیر خارجہ اور سیکرٹری خارجہ سے بات چیت کرنا اور امریکہ اور پاکستان کے اسٹریٹیجک ڈائیلاگ پر تبادلہ خیال کرنا بھی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں نائب وزیر خارجہ نیگروپونٹے نے کچھ عرصہ پہلے پاکستان کے دورے کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ وہ اسٹریٹیجک ڈائیلاگ میں حصہ لینے کے لئے دوبارہ پاکستان آئیں گے۔ اس طرح کا اجلاس ستمبر کے اوائل میں ہوگا۔ نائب وزیر خارجہ نیگروپونٹے دوبارہ آئیں گے اور ہماری ٹیم اور پاکستان کی ٹیم مل بیٹھے گی اور دونوں اپنے تعلقات کے اہم امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ہم پاکستان میں تعلیم کی اصلاح، پاکستان کے عوام کو اقتصادی مواقع کی فراہمی، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور پاکستان کی توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جو کام کر رہے ہیں، اس پر بات چیت ہوگی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ چار بڑے شعبے ہیں، جن میں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

میں نے سیاسی جماعتوں کے بعض لوگوں اور الیکشن کے ماہرین سے بھی ملاقات کی ہے اور ان سے پاکستان کے آئندہ کے انتخابات پر بات کی ہے۔ ہم نے انتخابات کے انعقاد کے حوالے سے مختلف تجاویز اور آراء پر بات کی ہے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں۔ ہم یقیناً چاہتے ہیں کہ پاکستان کے ووٹروں کو اپنے نمائندوں کے انتخاب کا بااعتماد موقع ملے، اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ووٹوں کی مناسب طریقے سے گنتی ہو اور عوام کی پسند کا احترام کیا جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کے تمام ووٹروں کو اپنی پسند کے امیدوار منتخب کرنے کا موقع ملے اور ان کی رائے کا احترام کیا جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ پاکستان کے صدر، حکومت، الیکشن کمشنر اور دوسرے لوگوں نے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کا عہد کر رکھا ہے۔ پاکستان کو اس مقصد کے حصول میں مدد دینے کے لئے ہمارے گروپ اور ماہرین موجود ہیں۔

میں نے سرحدی علاقوں، خصوصاً پاکستان کے قبائلی علاقوں میں حالیہ لڑائی اور متشدد دہشت گردوں کی طرف سے پاکستان کو درپیش خطرے سے پیدا ہونے والی صورتحال کا بھی جائزہ لیا ہے، خواہ یہ خطرہ سرکاری اہلکاروں اور بے گناہ شہریوں پر انتہاپسندوں کے براہ راست حملوں اور خودکش بم دھماکوں کی صورت میں ہو یا قبائلی علاقوں اور پاکستان کے دوسرے علاقوں میں طالبان طرز کا نظام مسلط کرنے کی کوششوں کی شکل میں۔

ہم نے قبائلی علاقوں کی ترقی پر بھی بات کی ہے، تاکہ وہاں مناسب بنیادی ڈھانچہ قائم کیا جاسکے۔ اس میں سڑکیں، بجلی، تعلیمی نظام اور اقتصادی مواقع دینا شامل ہے۔ اسی طرح وہاں کے لوگوں کے بچوں کے لئے تعلیم اور علاج معالجہ کی سہولتیں دینا شامل ہے تاکہ وہ پاکستان کے معاشرے میں اور بین الاقوامی تجارت میں اپنا فعال کردار ادا کرسکیں۔

اس کے علاوہ ہم نے مجموعی صورتحال کا بھی جائزہ لیا ہے۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان وسیع البنیاد رابطوں کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ دونوں ملکوں کے لئے بہت اہم ہے۔ ان رابطوں میں سیکورٹی، روزگار، اچھے مواقع اور اچھے مستقبل جیسے امور شامل ہیں۔ ایک جدید اور خوشحال ملک کے طور پر پاکستان کی کامیابی ہمارے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ہم نے اس کے لئے رقم دی ہے، تجربہ فراہم کیا ہے اور ہر طرح سے کوشش کی ہے تاکہ پاکستان کامیابی سے یہ مقاصد حاصل کرسکے۔

امریکہ اور پاکستان کے درمیان مذاکرات کا عمل سرگرمی سے جاری ہے، کیونکہ ہم ایک دوسرے کے اتحادی ہیں۔ آپ جانتے ہیں میرے دوروں اور معاون وزیر خارجہ کے دوروں کے علاوہ امریکہ کے صدر اور وزیر خارجہ بھی پاکستانی لیڈروں سے ٹیلی فون پر رابطہ رکھتے ہیں۔ ہمارے پاکستان سے تعلقات کی نوعیت ایسی ہے کہ جب بھی ضرورت ہوتی ہے، ہم فون پر بات کر لیتے ہیں یا دورے پر آجاتے ہیں اور یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مختلف امور سے جو لوگ براہ راست تعلق رکھتے ہیں، ان کے خیالات کیا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ تعلقات نہایت مثبت اور حوصلہ افزا ہیں۔

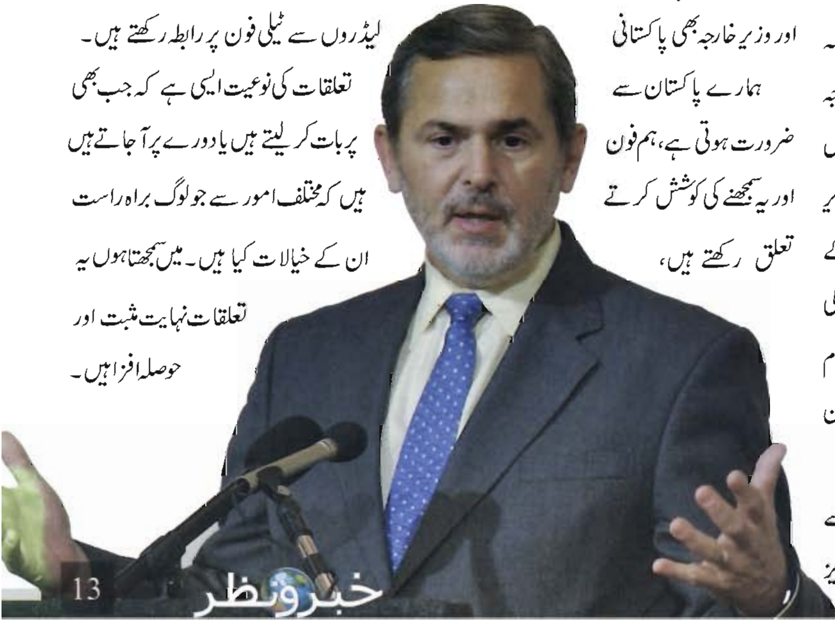

معلومات و مشاورت

میری نیل برائنٹ افغانستان، پاکستان اور وسطی ایشیا کے لئے انفارمیشن ریسورس آفیسر ہیں۔گزشتہ دو سال سے وہ محکمہ خارجہ کے امریکن کارنرز پروگرام کی رابطہ کار کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔وہ وسطی امریکہ، برازیل، کیریبین، مشرقی ایشیا اور بلغراد میں بھی کام کر چکی ہیں۔ان کا تعلق میامی، فلوریڈا سے ہے۔ان کے شوہر ریٹائرڈ لیفٹننٹ جنرل رچرڈ کیلی یو ایس ایم سی ہیں۔انھوں نے لاہور کے اپنے ایک حالیہ دورے میں ''خبر و نظر'' سے باتیں کرتے ہوئے لنکن کارنرز، امریکہ میں لائبریریوں کے کردار اور 31 سال بعد دوبارہ لاہور دیکھنے کے بارے میں تاثرات بیان کئے جس کے اقتباسات پیش خدمت ہیں:

انفارمیشن ریسورس سنٹرز کا کیا مقصد ہے؟

ان کے کئی مقاصد ہیں۔یہ امریکہ اور وہاں کے لوگوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔یہ ایک قسم کا فورم بھی مہیا کرتے ہیں، جہاں امریکی باشندے، مقامی لوگوں سے رابطہ رکھتے ہیں اور ان سے باہمی دلچسپی کے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔گویا یہ ایک طرح کا اشتراک عمل ہے۔یہ امریکہ کی تشہیر کے لئے نہیں ہوتے، بلکہ بحث و مباحثے، گفتگو، تقاریر اور سیمینارز کے ذریعے ایک دوسرے کو سمجھنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔میں نے حال ہی میں پشاور میں لنکن کارنرز میں طلبا کے ایک گروپ سے ''امریکی صدارتی انتخابات'' کے موضوع پر خطاب کیا ہے۔اگرچہ خطاب کا موضوع امریکہ تھا، تاہم اس کے ذریعے یہاں کی مقامی سیاست اور انتخابات بھی زیر بحث آئے۔یہ بڑا دلچسپ پروگرام تھا، اور میں پھر وہاں جانے کی خواہش رکھتی ہوں۔

عوام سے عوام کا رابطہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔امریکی لائبریریاں اسی مقصد کے لئے کام کرتی ہیں۔امریکہ میں لائبریریاں صرف کتابیں پڑھنے کی جگہ کا نام نہیں۔یہ وہ مقام ہے، جہاں مذاکرات اور مختلف پروگرام ہوتے ہیں اور مقررین لوگوں کے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔لائبریریاں لوگوں کے درمیان تبادلہ خیال کے پلیٹ فارم ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے لوگوں کو مقامی حکومت کا نظام سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔مثال کے طور پر کوئی مقامی حکومت اس بارے میں پروگرام منعقد کر سکتی ہے کہ وہ جو خدمات فراہم کر رہی ہے، ان سے لوگوں کا آگاہ کیا جائے۔لائبریری میں مختلف مطالعاتی گروپ ہوتے ہیں، مثلاً تارکین وطن کو انگریزی زبان کی مفت تعلیم یا انھیں کمیونٹی اور اداروں سے روشناس کرانے کا پروگرام وغیرہ۔ لائبریریاں اب محض کتب خانے نہیں رہے۔اگر آپ کسی پبلک لائبریری کا ویب پیج دیکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس میں طرح طرح کی خدمات اور سرگرمیاں شامل ہیں، جو ہر عمر کے لوگوں کی ضرورت اور دلچسپی کو مدنظر رکھ کر تیار کی جاتی ہیں۔یہاں آپ کو انکم ٹیکس فارم پُر کرنے میں بھی مدد دی جاتی ہے۔

امریکہ میں لائبریریوں کے اخراجات کس طرح پورے ہوتے ہیں؟

ان اخراجات کا زیادہ تر حصہ ریاست، کاؤنٹی یا مقامی حکومت دیتی ہے۔اس کے علاوہ کئی رضا کار بھی ہوتے ہیں، جو لائبریریوں کی مدد کرتے ہیں۔ان کے گروپ بنائے جاتے ہیں، جنھیں ''لائبریری کے دوست'' کہا جاتا ہے۔وہ خصوصی منصوبوں کے لئے رقم کا انتظام کرتے ہیں۔کتابوں کی فروخت سے بھی آمدنی ہوتی ہے، جہاں نسبتاً پرانے ایڈیشن فروخت کئے جاتے ہیں۔وفاقی حکومت بھی لائبریریوں کی مدد کرتی ہے، تاہم یہ مدد براہ راست نہیں ہوتی۔انٹرنیٹ کے آغاز کے زمانے میں بلکہ اب بھی خصوصاً دیہی علاقوں میں بعض لائبریریاں انٹرنیٹ سروس کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتیں۔اس مسئلے پر قابو پانے کے لئے وفاقی حکومت نے ایک قانون منظور کیا ہے، جس کے تحت ضرورت مند لائبریریوں کو انٹرنیٹ کے لئے استعمال ہونے والے ٹیلی فون کے اخراجات میں رعائت دی جاتی ہے۔مقصد یہ ہے کہ امریکہ میں ہر شخص کو لائبریریوں میں انٹرنیٹ تک مفت رسائی حاصل ہو۔

لنکن کارنرز، لائبریریوں یا انفارمیشن ریسورس سنٹرز سے کس طرح مختلف ہوتے ہیں؟

سفارت خانوں اور قونصل خانوں میں قائم انفارمیشن ریسورس سنٹرز کو عموماً واشنگٹن سے خریدے جانے والے زیادہ ڈیٹا بیس تک رسائی حاصل ہوتی ہے اور ان کا عملہ بھی امریکی محکمہ خارجہ کا ملازم ہوتا ہے، جبکہ لنکن کارنر کا عملہ اس لائبریری یا ادارے کا ملازم ہوتا ہے، جہاں یہ کارنر قائم ہوتا ہے۔انفارمیشن ریسورس سنٹرز عموماً سرکاری اداروں کے لئے کام کرتے ہیں۔وہ پریس کے سوالات کے جواب بھی دیتے ہیں، جبکہ لنکن کارنرز عام لوگوں اور یونیورسٹی کے طلبا کے لئے ہوتے ہیں۔

کیا لنکن کارنرز کی ممبر شپ فیس بھی ہوتی ہے؟

نہیں۔یہ فری ہوتے ہیں۔ہماری کوشش ہوتی ہے کہ لنکن کارنرز زیادہ سے زیادہ امریکی لائبریریوں کے مشابہہ ہوں۔ان میں انٹرنیٹ کی بھی کوئی فیس نہیں ہوتی۔ایک اور بات یہ ہے کہ امریکہ میں قائم

کاذریعہ لنکن کارنرز

لائبریریوں کی طرح لنکن کارنرز میں بھی کتابیں الماریوں سے باہر کھلی جگہ پر رکھی جاتی ہیں۔میں نے پاکستان میں بھی بعض لائبریریوں میں یہ طریقہ کار دیکھا ہے، جوایک خوش کن بات ہے۔اس سے یہ ہوتا ہے کہ آپ کوایسی دلچسپ کتاب بھی مل جاتی ہے، جوآپ تلاش نہیں کررہے ہوتے۔اس میں بڑامزہ آتا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ لنکن کارنرز بھی اسی طرح ہوں،جہاں آپ چل پھر کراپنی دلچسپی کی کتابیں تلاش کرسکیں۔

کیالنکن کارنرسے کتابیں مستعار بھی لی جاسکتی ہیں یایہ صرف حوالہ جات کے لئے ہوتی ہیں؟

بعض جگہ لائبریریوں کی طرح کتابیں جاری ہوتی ہیں،بعض جگہ نہیں۔اس کا دارومداراس بات پر ہوتا ہے کہ جس ادارے میں لنکن کارنرقائم ہے،اس کا طریقہ کار کیا ہے۔میرا ذاتی خیال ہے کہ کتابیں جاری کی جانی چاہئیں، جن میں افسانہ اورسوانح حیات خاص طور پر شامل ہیں۔میں اس بات کی حامی ہوں کہ کتابیں جاری کی جائیں،بشرطیکہ انھیں واپس لینے کا کوئی طریقہ کار موجود ہو۔البتہ حوالہ جات کی کتابیں مستعار نہیں دی جاسکتیں۔

آپ کے خیال میں پاکستان اورافغانستان کے لئےلنکن کارنرز کتنے اہم ہیں؟

میں سمجھتی ہوں وہ بہت مفید مقصد پوراکررہے ہیں۔اس سےلوگوں کا ایک دوسرے سے رابطہ اور گفتگو ہوتی ہےاورانھیں ایک دوسرے کا نقطہ نظر جاننے کا موقع ملتا ہے۔لنکن کارنرز اپنے محدوددائرہ کار میں ایسا فورم مہیا کرتے ہیں، جہاں لوگوں کو پاکستانیوں،امریکیوں،افغانیوں کوایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرنے ورایک دوسرے کوسمجھنے کا موقع ملتا ہے۔لائبریریوں کی خوبی یہ ہے کہ وہاں پُرسکون ماحول ہوتا ہےاورلوگ علمی گفتگو کرسکتے ہیں۔

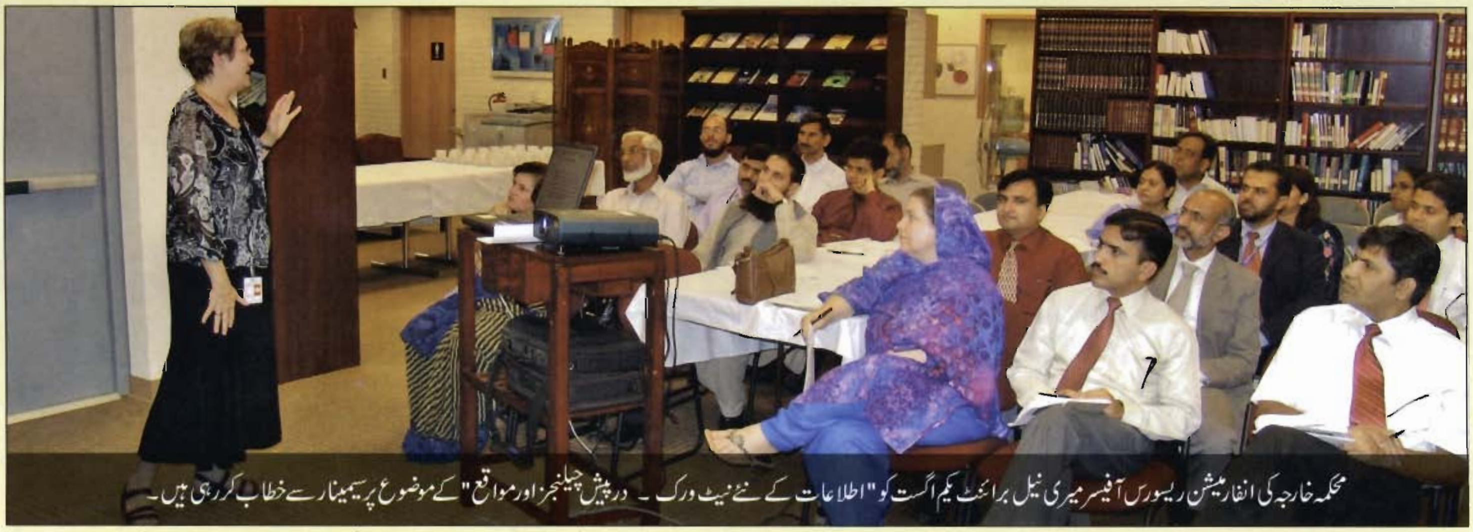

محکمہ خارجہ کی انفارمیشن ریسورس آفیسر میری نیل برائنٹ یکم اگست کو "اطلاعات کے نئے نیٹ ورک ۔ درپیش چیلنجز اورمواقع" کے موضوع پر سیمینار سے خطاب کررہی ہیں۔

لنکن کارنرز کے بارے میں لوگوں کاردعمل کیا ہے؟

ردعمل بہت شاندار ہے۔ان کارنرز کی خوبی یہ ہے کہ ان میں لوگ آتے ہیں،کتابیں پڑھتے ہیں،انٹرنیٹ ستعمال کرتے ہیں اورایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ان کی کلاسیں بھی ہوتی ہیں،تربیتی پروگرام ہوتے ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ لنکن کارنرز کی افادیت اس بات سے واضح ہوجاتی ہے کہ دنیا بھر میں لوگ بڑے پیمانے پر ان سے استفادہ کرتے ہیں۔مقامی اداروں کی طرف سے بڑی مانگ ہے کہ وہاں لنکن کارنرز کھولے جائیں۔یہ مانگ ہمارے وسائل سے بھی زیادہ ہے۔

اوسطاًایک لنکن کارنر پر کتنا خرچہ آتا ہے؟

اس کے قیام پر اوسطاً 50 ہزارڈالرخرچ ہوتے ہیں۔البتہ اس کے چلانے کے اخراجات کم وبیش ہوسکتے ہیں۔

کیاانٹرنیٹ نے دنیا بھر میں لائبریریوں اورمطالعے کی عادت کومتاثر کیا ہے؟

بالکل۔امریکہ میں اس کا بہت اثر پڑا ہے۔آپ جانتے ہیں جب بھی کوئی نئی ٹیکنالوجی آتی ہے،لوگ کہتے ہیں''چلو،پُرانی ٹیکنالوجی کی چُھٹی ہوئی۔'' مجھے یاد ہے جب نیانیا کمپیوٹر آیا تھاتو لوگ کہتے تھے، اب کاغذ کی صنعت ختم ہوجائے گی۔لیکن دیکھئے،کاغذ اب پہلے سے بھی زیادہ استعمال ہورہا ہے۔جب ویڈیو آیا،تولوگوں نے کہا،فلمی صنعت ختم ہوجائے گی۔لیکن یہ غلط ثابت ہوا۔ورجینیا،جہاں میں رہتی ہوں،اس کے قریب مووی تھیٹر کمپلیکس ہیں،جہاں ایک وقت میں 12 فلموں کے شو چل رہے ہوتے ہیں۔یہی حال انٹرنیٹ اورلائبریریوں کا ہے۔انٹرنیٹ سے اب لوگوں کو یہ سہولت حاصل ہوگئی ہے کہ وہ گھر بیٹھے آن لائن لائبریری تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔مثال کے طور پر میں اپنالائبریری کارڈ،اپنی مقامی لائبریری سے آن لائن رابطے کے لئے استعمال کرتی ہوں۔میں الیکٹرانک کتابیں دیکھ سکتی ہوں،ڈیٹابیس تلاش کرسکتی ہوں،یہ معلوم کرسکتی ہوں کہ فلاں کتاب،جومجھے درکار ہے،لائبریری میں موجود ہے یانہیں اوراگر میں لائبریری جاؤں تو یہ کتاب مجھے مل جائے گی یانہیں۔گویاانٹرنیٹ نے کئی طرح سے لائبریری کو لوگوں کے زیادہ قریب کردیا ہے یایوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ لوگ لائبریری سے زیادہ قریب ہوگئے ہیں۔اس سے لائبریریوں کونئی زندگی ملی ہے۔

کیاآپ کولاہور میں مختلف مقامات کی سیر کا بھی موقع ملا؟

افسوس کی بات ہے مجھے زیادہ موقع نہیں ملا۔ہاں مَیں نے ککو ریستوران میں ڈنر کیا،جہاں سے میں نے بادشاہی مسجد اورقلعہ لاہور کانظارہ کیا۔رات کے وقت یہ منظر بہت خوبصورت لگا۔امید ہے اگلی مرتبہ جب میں لاہور آؤں گی توسیر کازیادہ وقت نکال سکوں گی۔میں شالامار باغ نہیں جاسکی،جسے میں نے پہلی بار 1976 میں دیکھا تھا۔اب کافی تبدیلی نظر آرہی ہے،جوایک اچھی بات ہے۔1976 میں مَیں پاکستان میں تین ہفتے رہی تھی،جس میں سے ایک ہفتہ لاہور میں گزاراتھا۔اس مرتبہ مجھے پنجاب یونیورسٹی دیکھنے کا موقع ملا ہے،جہاں لنکن کارنرقائم کیاجارہا ہے۔امید ہے یہ بہت اچھی جگہ ثابت ہوگی۔

پاکستان کے بارے میں آپ کاتاثر کیا ہے؟

مجھے پاکستان بہت پسند ہے۔اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مجھے آم بہت پسند ہیں۔میامی،فلوریڈا میں ہمارے گھر میں آم کاایک درخت ہوتا تھا۔اب جبکہ میں یہاں ہوں،ہرصبح ناشتے میں ڈھیرسارے آم کھاتی ہوں۔مجھے یہ بہشت کا میوہ لگتا ہے۔

یوایس ایڈ کی مالی اعانت سے مسابقت کاری میں اعانت کے فنڈ (CSF) اور پاکستان بزنس کونسل نے پاکستانی تجارت کی مسابقت کاری کی صلاحیت کو بہتر بنانے کیلئے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے۔ سی ایس ایف کی جانب سے سی ای او آرتھر بیہن (دائیں) اور پاکستان بزنس کونسل کی جانب سے رزاق داؤد (بائیں) نے دستخط کیے۔ کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی قونصل جنرل کے ایل اینسکی (وسط) بھی اس موقع پر موجود ہیں

پاکستان میں کاروباری سرگرمیوں میں بہتری لانے کے لئے

مفاهمت کی یادداشت پر دستخط

یوایس ایڈ کی مدد سے چلنے والے مسابقتی امدادی فنڈ (سی ایس ایف) اور پاکستان بزنس کونسل (پی بی سی) نے 20 اگست کو کراچی میں مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کئے، جس کا مقصد پاکستانی تجارتی کمپنیوں کی مسابقت کی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے پالیسی اقدامات کی نشاندہی کرنا ہے۔

اس پر سی ایس ایف کے چیف ایگزیکٹو آفیسر آرتھر بیہن اور پی بی سی کے چیئرمین رزاق داؤد نے دستخط کئے۔ کراچی میں امریکی قونصل خانے کی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے بھی دستخطوں کی تقریب میں شرکت کی۔

امریکی سفارتکار کے اینسکی نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا: ''اس اشتراک عمل سے پاکستان نہ صرف عالمی منڈی کی ضروریات اور تقاضوں کو بہتر طور پر سمجھ سکے گا، بلکہ اعلیٰ تربیت یافتہ اور ہنرمند کارکنوں کے ذریعے ان تقاضوں سے عہدہ برآ بھی ہو سکے گا۔''

مفاہمت کی یادداشت کے مطابق سی ایس ایف اور پی بی سی مشترکہ منصوبے شروع کریں گے، جن کے ذریعے حکومت، تحقیقی اداروں، دانشوروں اور نجی شعبے کے اشتراک سے سرکاری پالیسی اقدامات سے متعلق قانون سازی میں تبدیلیوں کے بارے میں رہنما اصول مرتب کئے جائیں گے۔

پی بی سی، مسابقت کی زیادہ صلاحیت رکھنے والی پاکستانی معیشت کی تیاری میں سی ایس ایف کی مدد کرے گی اور اس مقصد کے لئے اسے پالیسی سازی اور نگرانی اور انتظامی امور میں بہتری لانے، اور ملک کے اندر نجی اور سرکاری اشتراک عمل بڑھانے کے لئے مشورے دے گی۔ سی ایس ایف، وزارت خزانہ اور یوایس ایڈ کا مشترکہ منصوبہ ہے۔

سی ایس ایف کے لئے مدد ڈیڑھ ارب ڈالر کی اس امریکی امداد کا حصہ ہے، جو امریکہ پاکستان کو یو ایس ایڈ کے ذریعے پانچ برس کے عرصے میں فراہم کر رہا ہے، تاکہ اقتصادی ترقی کی رفتار، تعلیم، صحت اور نظم ونسق میں بہتری لائی جائے اور زلزلہ زدہ علاقوں کی تعمیر نو کی جائے۔

امریکہ کی جانب سے

پاکستان کو توانائی کے شعبہ میں امداد

امریکی ادارہ برائے تجارت وترقی(USTDA) نے 27 اگست 2007ء کو پاکستان کے ساتھ گرانٹس کی فراہمی کے دو سمجھوتوں پر دستخط کئے ہیں جو 1.4 ملین ڈالر کے پیکج کا حصہ ہیں۔ یہ صدر جارج ڈبلیو بش کی جانب سے پاک امریکہ توانائی کی بات چیت کے تحت پاکستان کی اقتصادی ترقی کے وعدہ کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس موقع پر پاکستان میں امریکہ کی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے کہا کہ یہ گرانٹس پاک امریکہ توانائی کی بات چیت کے تحت پاکستان کی اقتصادی ترقی کیلئے امریکی وعدہ کا ٹھوس اظہار ہیں۔

325,000 ڈالر کی پہلی گرانٹ متبادل توانائی کے فروغ کے بورڈ(AEDB) کو دی جائے گی جس کے تحت کراچی کے نزدیک کوڑے کرکٹ سے پانچ سے دس میگاواٹ کی بجلی پیدا کرنے کا ایک بجلی گھر کے تفصیلی جائزہ کے ذریعہ بجلی کی فراہمی میں پاکستان کی مدد کی جائے گی۔263,000 ڈالر مالیت کی دوسری گرانٹ پاکستان کے نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی(NEPRA) کو دی جائے گی۔ یہ فنڈز دوبارہ استعمال کے قابل توانائی کے منصوبوں کا جائزہ لینے، نرخ مقرر کرنے کیلئے طریقہ کار کی سفارشات مرتب کرنے اور قابل استعمال توانائی کے شعبہ کے قانونی لائحہ عمل میں تبدیلیاں لانے کیلئے اعانت کریں گے۔ باقی رقم کیلئے مزید سمجھوتوں پر اس سال کے اواخر میں واشنگٹن ڈی سی دستخط کئے جائیں گے۔

سفیر پیٹرسن نے امریکی ادارہ برائے تجارت وترقی (USTDA) کی جانب سے اور متبادل توانائی کے فروغ کے بورڈ کے چیئرمین ریٹائرڈ ایئر مارشل شاہد حامد نے اور نیپرا کے چیئرمین ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل سعید الظفر (ہلال امتیاز) نے بالترتیب اپنے اپنے اداروں کی جانب سے دستخط کئے۔

امریکی سفیر نے کہا کہ پاکستان کی بجلی کی منڈی میں آئندہ پندرہ برسوں کے دوران 7.5 سے دس فیصد تک اضافہ ہونے کا امکان ہے کیونکہ ملکی معیشت پھل پھول رہی ہے۔ ہم حکومت پاکستان کے اس فیصلہ کو سراہتے ہیں جس کے تحت یہ قابل استعمال توانائی کے مقامی ذرائع بروئے کار لا رہی ہے جن میں آبی، ہوائی، میونسپل ٹھوس کوڑا کرکٹ اور دیگر وسائل شامل ہیں۔

بجلی کے ان منصوبوں پر عمل درآمد سے پاکستان بجلی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی اور ملکی توانائی کی سلامتی کو بھی فروغ ملے گا۔

یہ گرانٹس پاک امریکہ توانائی کی بات چیت میں دوبارہ قابل استعمال توانائی کی ترجیحات کو پورا کرنے میں مدد دیں گی جو صدر جارج ڈبلیو بش اور صدر پرویز مشرف نے اول الذکر کے مارچ 2006ء کے دورہ کے دوران طے کی تھیں

متبادل توانائی کے فروغ کے بورڈ کے چیئرمین ریٹائرڈ ایئر مارشل شاہد حامد (بائیں سے دائیں) پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اور نیپرا کے چیئرمین ریٹائرڈ جنرل سعید الظفر امریکی ادارہ برائے تجارت وفروغ توانائی کی جانب سے مفاہمت کی دو یادداشتوں پر دستخط کی تقریب میں موجود ہیں۔

پاکستانی نژاد امریکی ڈاکٹرز

صحت عامہ کی بہتری کیلئے کوشاں

میزبان:۔ گیارہ ستمبر کے بعد اسلام کا اور صوصاً پاکستان کے بارے میں تاثر خاصہ راب ہوا ہے۔اس تاثر کو بہتر بنانے کے لئے کٹرز کی کمیونٹی کیا کر رہی ہے؟

ڈاکٹر پراچہ:۔ ہماری کمیونٹی نے اس والے سے ارکان کانگریس سے بات شروع کی ہے ،ہم نے مقامی اخبارات اور ٹی وی چینلز سے بھی رابطہ کیا ہے۔روٹری کلب اور لائنز کلب سے بھی مکالمہ جاری ہے ۔ہم امریکیوں کے سامنے اپنا موقف پیش کرتے ہیں کہ پاکستان کہ 99 فیصد لوگ امن پسند ہیں ۔درحقیقت یک چھوٹا گروہ ہے جو انتہا پسندی میں ملوث ہے یکن بدقسمتی سے لوگوں کے ذہنوں میں ایک تاثر ڑ پکڑ چکا ہے۔

میزبان:۔ اچھا مسلمانوں کے بارے میں تایئے کہ امریکہ میں مسلمان کس طرح رہتے یں ۔اپنی عبادات اور مذہبی سرگرمیاں کیسے جاری رکھتے ہیں۔ اُن کو کوئی رکاوٹ تو نہیں ہے؟

ڈاکٹر عبدالرشید پراچہ امریکہ میں پاکستانی نژاد ڈاکٹروں کی تنظیم "اپنا" کے صدر ہیں۔ بلوچستان کے شہر چمن میں پیدا ہوئے اور 1964ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان سے ایم بی ایس کرنے کے بعد 1966ء میں وہ امریکہ سدھار گئے۔12 ڈاکٹروں کی تنظیم اپنا پاکستان میں صحت عامہ کی صورت حال بہتر بنانے کیلئے بھی کوشاں ہے۔2005ء میں آنے والے ہولناک زلزلہ کے فوراً بعد سو ڈاکٹر پاکستان بھیجے اور اب بھی ملک میں کئی منصوبوں پر کام کر رہی ہے اور اب تک 2 ملین ڈالر نقد اور پانچ سے سات ملین ڈالر آلات کی شکل میں متاثرین زلزلہ کیلئے عطیہ کر چکی ہے۔گزشتہ مہینے وہ پاکستان تشریف لائے تو "خبر ونظر" نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن سے بات چیت کی جس کی تفصیلات قارئین کی نذر ہیں۔

ڈاکٹر پراچہ:۔ نہیں۔ وہ امریکہ میں کوئی خوف محسوس نہیں کرتے۔ میں ایک چھوٹے سے شہر میں رہتا ہوں ہم نے اپنی مسجد بنائی ہوئی ہے جہاں جمعہ کی نماز باقاعدہ طور پر ہوتی ہے۔ ہم اپنا درس کرتے ہیں قرآن شریف ھتے ہیں۔ بطور ایک شہری ہم نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے۔ میں اور میرے وں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ جس شہر میں ہم رہتے ہیں وہاں ہمارے ساتھ امتیازی سلوک یا تعصب برتا جاتا ہے۔

میزبان:۔ کیا مقامی انتظامیہ کی جانب سے مسلم کمیونٹی کو کسی قسم کا خوف زدہ یا ہراساں تو نہیں کیا جاتا؟

ڈاکٹر پراچہ:۔ امریکہ میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو خاص طور پر مسلمان کے لئے بنا ہو۔ جہاں تک ٹریاٹ ایکٹ کا تعلق ہے تو یہ سب پر یکساں لاگو ہوتا ہے اُس میں مسلمان بھی آتے ہیں اور غیر مسلم بھی۔ میں ہاں رہنے والے پاکستانیوں کو کہتا ہوں کہ وہ وہاں مقامی سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے ارکان انگریس سے ملاقات کریں جس سے اُن پر اچھا تاثر قائم ہوگا۔

میزبان:۔ بطور "اپنا" کے صدر، آپ ہمیں اپنی تنظیم اور اس کی مختلف سرگرمیوں کے بارے میں کچھ بتائیے؟

ڈاکٹر پراچہ:۔ اِس وقت ہمارے تین چار منصوبے ہیں زیرتکمیل ہیں۔"اپنا" نے راولپنڈی جنرل اسپتال میں بحالی کا ادارہ بنایا ہے۔اُس میں جن لوگوں کے بازو یا ہاتھ کٹ گئے تھے اُن کو مصنوعی اعضاء لگائے جائیں گے۔ہم اُن کو اسکول ایک تعمیر کر کے دے رہے ہیں۔جس سے ہر دس سال بعد 12 لڑکے گریجویٹ ہوکر جایا کریں گے ۔اس کے علاوہ ایبٹ آباد میں ہم نے صحت کا بنیادی مرکز بنایا ہے۔کھٹائی میں اسکول جو منہدم ہو گیا تھا اُس کو دوبارہ تعمیر کر رہے ہیں۔ایک اسکول سیٹیزن فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر مانسہرہ میں تعمیر کر رہے ہیں۔مزید براں انفرادی اور چھوٹی سطح پر بھی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ہم نے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں معذور ہونے والوں کی مالی اعانت بھی کی ہے۔اُن کے لئے وہیل چیئر فراہم کی گئی ہیں۔

میزبان:۔ آپ نے یہاں تربیتی ادارہ کے قیام کی بات کی ہے تو اس میں کیا آپ اور اپنا کے دوسرے ارکان ڈاکٹر اپنی پیشہ ورانہ خدمات بھی پیش کریں گے کہ ڈاکٹرز وہاں سے یہاں آ کر تربیت دیں؟

ڈاکٹر پراچہ:۔ میں جب یہاں آیا تھا تو میں نے ان کے پروگرام کے بارے میں تفصیل سے بات بھی کی تھی کہ جب یہ ادارہ چل پڑے گا اور طالب علم آنے شروع ہو جائیں گے تو پھر ہم اُن کی affiliation کریں گے تاکہ وہ تین مہینے یا چھ مہینے کے لیے وہاں امریکہ میں آ کر تربیت حاصل کریں۔ اسی طرح ہم نے یہاں Prosthetic Institute بنایا تھا اور اب یہ مصنوعی اعضاء خود یہاں تیار کرتے ہیں۔ اُن کے لیے ہم نے وہاں سے ماہرین بھیجے تھے جو اس کام میں مدد کرتے تھے۔

میزبان:۔ ڈاکٹر صاحب! آخر میں کیا آپ قارئین "خبر ونظر" کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

ڈاکٹر پراچہ:۔ میں یہ تاثر دور کرنا چاہتا ہوں کہ جو پاکستانی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ جو باہر چلے جاتے ہیں وہ اپنے ملک کو بھول جاتے ہیں اور اپنی خوشحالی میں پاکستان کے غریب لوگوں کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔ یہ تاثر درست نہیں۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ امریکہ میں ہمارے بارہ ہزار پاکستانی ڈاکٹرز ہیں۔ جب ان کو پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں کوئی چیز کی ضرورت ہے یا اُنکی کوششیں درکار ہیں اُس میں سے ننانوے فیصد فوری طور پر مدد کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ میں ہر سال پاکستان آتا ہوں اور یہاں کا ٹیلنٹ دیکھ کر حیران ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں کتنے اعلیٰ ذہن دیئے ہیں اور یہ صورتحال ہر شعبہ میں ہے۔ یعنی آپ طب دیکھ لیں، انجینئرنگ دیکھ لیں، بزنس دیکھ لیں یا زندگی کا کوئی اور میدان۔ اس لیئے میں چاہتا ہوں کہ پاکستان بھی دوسرے ملکوں کی طرح ترقی یافتہ اور خوشحال ہو جس طرح امریکہ یا مغربی ممالک ہیں۔

وفاقی وزیر نجکاری وسرمایہ کاری زاہد حامد اور وزیر مملکت برائے خزانہ عمر ایوب خان 16 اگست کو اسلام آباد میں پاکستان میں سرمایہ کاری کی فضا کو سازگار بنانے کیلئے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کررہے ہیں۔ امریکی کمرشل اتاشی ایمی ای ہولمین نے بھی یادداشت پر بطور گواہ دستخط کئے۔

پاکستان میں سرمایہ کاری

کی فضا بہتر بنانے کیلئے

مفاہمت کی یادداشت

یوایس ایڈ کی اعانت سے قائم مسابقت میں مدد دینے کے فنڈ (CSF) اور سرمایہ کاری بورڈ نے 16 اگست کو اسلام آباد میں مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے جس کے تحت پاکستان میں سرمایہ کاری کی فضا اور اقتصادی مسابقت کی صلاحیت بہتر بنانے کیلئے اقتصادی ڈھانچے میں اصلاحات کے عمل میں مدد دی جائے گی۔

مفاہمت کی اس یادداشت پر امریکی سفارتخانے کی اقتصادی اور تجارتی امور کی قونصلر ایمی ای ہولمین (Amy E. Holman) کی موجودگی میں نجکاری اور سرمایہ کاری کے وفاقی وزیر زاہد حامد اور خزانہ کے وزیر مملکت اور مسابقت میں مدد دینے کے فنڈ کے چیئرمین عمر ایوب خان نے دستخط کیے۔

اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے ایمی ہولمین نے کہا "طویل المیعاد اقتصادی ترقی میں مسابقت کی بہتر صلاحیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ قواعد وضوابط کو نرم اور معیشت کو آزاد بنانے اور نجکاری سے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسیوں پر بخوبی عمل کیا جارہا ہے اور ان کے ٹھوس نتائج برآمد ہورہے ہیں۔"

اقتصادی ترقی کے منصوبوں کیلئے یوایس ایڈ کی مالی امداد سات کروڑ تیس لاکھ ڈالر سے بڑھ جائے گی جس میں جمہوریت کو طے پانے والے سمجھوتے سے پاکستان میں اقتصادی کامیابیوں کا سلسلہ برقرار رکھنے اور غربت میں کمی کیلئے ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی امداد فراہم کرنے کے امریکی عزم کا اعادہ کیا گیا ہے۔

مفاہمت کی یادداشت کے مطابق سرمایہ کاری بورڈ اور CSF، پاکستان میں غیرملکی سرمایہ کاری کونسل کے قیام میں مدد دینے کیلئے مشترکہ اقدامات کریں گے۔ یہ کونسل حکومت پاکستان اور غیرملکی سرمایہ کاروں کے درمیان پالیسی بات چیت کیلئے فورم کا کام دے گی اور اس کا مقصد بین الاقوامی سرمایہ کاری میں مقابلے کیلئے پاکستان کی صلاحیت کو مستحکم کرنا، اسے سرمایہ کاری کیلئے پرکشش ملک کے طور پر اجاگر کرنا اور اس کی صنعتی مسابقت کی صلاحیت بڑھانا ہے۔

CSF، وزارت خزانہ اور بین الاقوامی ترقی سے متعلق امریکی ادارے یوایس ایڈ کا مشترکہ منصوبہ ہے۔ یہ فنڈ ملک میں پالیسی فیصلوں کیلئے تجاویز مرتب کرتے اور قواعد وضوابط اور انتظامی طریقہ کار کی بہتری اور سرکاری اور نجی شراکت داری کے فروغ کیلئے کام کرنے کے ذریعے مسابقانہ معیشت کے بارے میں پاکستان کے مقصد کے حصول میں مدد دیتا ہے۔

CSF کے لئے مالی اعانت، ڈیڑھ ارب ڈالر کی اس امریکی امداد کا حصہ ہے، جو یوایس ایڈ کے ذریعے پانچ سال کی مدت میں پاکستان کو فراہم کی جارہی ہے۔ اس امداد کا مقصد اقتصادی ترقی کے عمل، تعلیم اور صحت کی سہولتوں اور نظم ونسق کو بہتر بنانا اور زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے کام میں مدد دینا ہے۔

امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے لڑکیوں کے فٹبال کلب کی اعانت

امریکی سفارت خانہ کے امورِ عامہ کے منسٹر قونصلر جیمز ولیمز نے کہا ہے کہ خواتین میں فٹبال کے فروغ کی پاکستانی کوششوں میں مدد دے کر ہم امید کرتے ہیں کہ لڑکیوں کی ایک اور نسل کو اِس کھیل کی راہ دکھائیں گے جس طرح امریکہ میں لڑکیوں کو اُن سے پہلے والی نسل نے اس کھیل کیلئے اُبھارا تھا۔

امریکی سفارتکار 9 اگست 2007ء کو یہاں راولپنڈی کی ینگ رائزنگ اسٹارز فیمیل فٹبال کلب کو خواتین کی قومی فٹبال چیمپئین شپ میں شرکت میں بھیجنے کی تقریب سے خطاب کرر ہے تھے۔ یہ چیمپئین شپ 16 اگست سے شروع ہو رہی ہے۔

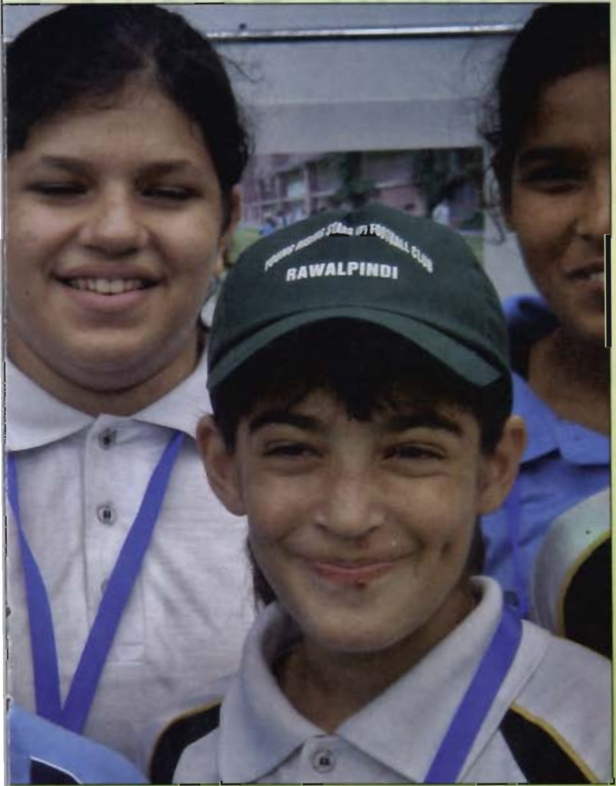

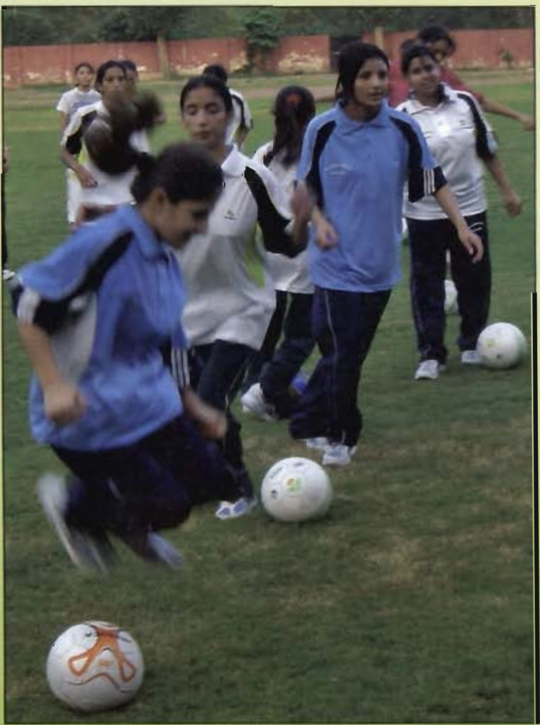

اِس موقع پر وفاقی وزیرِ کھیل شمیم حیدر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام پاکستانی خواتین کی حوصلہ افزائی کرے گا کہ وہ کھیلوں کے قومی دھارے میں شامل ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ مستقبل میں پاکستان کے نوجوانوں کیلئے اِس قسم کے مزید پروگرام پیش کریں تاکہ پاکستان کے بارے میں مثبت تاثر کو اجاگر کیا جائے۔

نوجوانوں کی صلاحیتوں کو جِلا بخشنے کا موسم گرما کا پروگرام امریکی محکمہ خارجہ کے مالی تعاون سے چلایا گیا ہے اور اس میں فٹبال کی کوچنگ، تربیت اور فٹنس کے پروگرام پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ اس کے لئے فنڈز انڈر سیکریٹری برائے عوامی سفارتکاری و امورِ عامہ کے دفتر نے فراہم کئے ہیں اور اس میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے گرد و نواح کے کم مراعات یافتہ علاقوں سے تعلق رکھنے والی 12 سے 20 سال کی عمر کی لڑکیوں کو شامل کیا گیا ہے۔

امریکی سفارتکار نے فٹبال کی نوجوان پاکستانی کھلاڑیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جسمانی چابکدستی کے ذریعہ ذہن اور جسم کی تربیت ایک متوازن شخصیت کا اہم حصہ ہوتی ہے اور یہ خوبی بیشتر اوقات روزمرہ زندگی میں خود اعتمادی کا منبع بن جاتی ہے۔

امورِ عامہ کے منسٹر قونصلر جیمز ولیمز نے کہا کہ مل جل کر کام کرنا عصرِ حاضر میں کامیابی کا جزو لاینفک ہے۔ ایک ٹیم کی شکل میں کھیلنے سے قائدانہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں اور احساسِ ذمہ داری کا سبق ملتا ہے۔

لڑکیوں کی فٹبال کا تربیتی سمر کیمپ 15 مئی سے شروع ہوا۔ مقامی سطح پر اسلام آباد، راولپنڈی اور ارد گرد کے علاقوں سے تعلق رکھنے والی 100 سے زیادہ لڑکیوں کے ایک گروپ سے ٹرائل کے بعد لگ بھگ 36 لڑکیوں کو منتخب کیا گیا ہے۔

پاکستان فٹبال فیڈریشن کی خواتین کی شاخ کی صدر روبینہ عرفان اور فٹبال کلب کے چیف آرگنائزر غیاث الدین بلوچ بھی اس موقع پر موجود تھے۔

State Department Sponsors

Local Girls Football Club

The U.S. Embassy's Minister Counselor for Public Affairs, James H. Williams, said that in supporting Pakistan's efforts to develop women's football, "we hope to inspire another generation of young girls in the same way that young girls in the U.S. have been inspired by the generations before them."

Mr. Williams was speaking in Islamabad on August 9 at the send-off ceremony for the Young Rising Stars Female Football Club of Rawalpindi to the National Women's Football Championship.

Also speaking on the occasion, the Federal Minister for Sports, Shamim Haider, said that the program will encourage Pakistani women to enter into the mainstream of sports.

This youth enrichment summer program emphasizing football coaching, training and fitness programs is funded by the Office of the Under Secretary for Public Diplomacy and Public Affairs and is intended for girls aged 12 to 20 from underserved areas of Islamabad and Rawalpindi.

"Training the mind and body through physical fitness is an important part of being a well-rounded individual and often becomes a source of self-confidence that spills into everyday life," Mr. Williams told the group of young Pakistani women football players.

Minister Counselor James Williams said that working as a team was an essential component of success in the modern world.

The six-month girls soccer training camp began on May 15. Some thirty-six finalists were selected from a larger group through competitive local 'try-outs', drawing on a pool of over 100 girls from schools in and around Islamabad and Rawalpindi.

The President of the Pakistan Football Federation, Women's Branch, Rubina Irfan, and chief organizer of the football club, Ghayasuddin Baloch, were also present at the event.